تاثرات

یہ ایک مسرت انگیز حقیقت ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد ملک میں بڑا علمی کام ہوا ہے۔ اس میں ہمارے اسلاف کا وہ ذخیرۂ علم بھی ہے جو عربی، فارسی اور اردو زبان پر مشتمل ہے، لیکن عرصے سے نایاب تھا، اس کا بیشتر حصہ آب و تاب کے ساتھ طباعت و اشاعت کی منزلوں سے گزر چکا ہے، اس کے علاوہ تحقیق و کاوش کے پرانے میدانوں میں نئے انداز سے بے حد پیش قدمی ہوئی ہے۔ پھر اہلِ علم کے رواں دواں قافلوں نے تدقیق و تحقیق کی نئی راہوں کا سراغ بھی لگایا ہے ـــــ قرآنِ مجید سے متعلق بہترین خدمات سامنے آئی ہیں جو قلب و روح کے لیے انتہائی طور پر سامانِ فرحت اور موجبِ نشاط ہیں۔ حدیث اور علومِ حدیث کے مختلف گوشوں پر عمدہ کتابیں معرضِ تصنیف میں آئی ہیں۔ علمِ فقہ، تاریخ فقہ اور اس کی ضرورت و اہمیت کے متعدد پہلوؤں کو ہمارے اصحابِ علم نے خوب صورتی کے ساتھ نکھار کر پیش کیا ہے۔ اسلامی قانون کے بہت سے نکات پر کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مورخین نے اسلامی تاریخ کی بے شمار سمتوں کو اجاگر کیا ہے۔ متعدد مصنفین نے اسلامی تہذیب اور اسلامی ثقافت کی شاندار اسلوب میں وضاحت کی ہے۔ مفکرینِ ملک نے اسلامی فکر اور اسلامی فلسفے کو خوب نمایاں کیا ہے۔ پاکستان کے ادیبوں نے ادبیات کے چہرۂ روشن کو مزید تابناک بنایا ہے اور ملک کی نظریاتی اساس سے ہم آہنگ ہو کر اپنے قارئین کے قلب و نظر کو نئی توانائیاں بخشی ہیں ـــــ غرض ان تمام عنوانات پر انفرادی طور سے بھی کام ہو رہا ہے اور مختلف ادارے بھی اس میں سرگرم عمل ہیں۔

اسی طرح ہندوستان کے معزز اہلِ علم اور اربابِ تحقیق نے بھی بہت سی مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود قابلِ ستائش اور لائقِ تحسین خدمات انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ وہاں بھی بعض حضرات انفرادی طور پر تگ و تازِ علمی میں منہمک ہیں اور بعض مختلف اداروں کے ذریعے سے مصروفِ عمل ہیں ـــــ اللہ ان سب حضراتِ اہلِ علم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

علم ایک عالم گیر نعمت اور ہمہ گیر سچائی ہے۔ ایک شخص کا دوسرے شخص سے اور ایک ملک کے شائقینِ علم کا دوسرے ملک کے اصحابِ فضل و کمال سے اخذ و قبول اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اس کے لیے ایک دوسرے کے دروازے پہ دستک دینا اور ان کی طرف رجوع کرنا لازمی امر ہے ـــــ اسلام اور اسلامی علوم تو بالخصوص نشر و اشاعت

(باقی بر صفحہ ۱۲)